سوال

(188) زمین رہن رکھ کر کچھ روپے معین وقت تک قرض لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید بکر کے پاس اپنی زمین رہن رکھ کر کچھ روپےَ ایک اجل معین پر قرض لئےَ۔ لیکن زید اپنی غربت اوراافلاس کی وجہ اجل معین پر روپیہ ادا نہیں کرسکا۔ چنانچہ بکر نے اس کی زمین مرہونہ پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد بکر نے اس زمین میں ایک مسجد بنوائی جس میں چودہ پندرہ سال سے لوگ نماز پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہں؟ نیز اب اس زمین کے متعلق کیا فیصلہ کیا جائے؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: لایغلق الرہن من صاحبہ الذی رہنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ (شافعی) «لَایَغْلَقُ الرَّہْنُ بِمَا فِیہِ» یُقَالُ: غَلِقَ الرَّہْنُ یَغْلَقُ غُلُوقاً اِذَا بَقِیَ فِی یَدِ المرتہن لَایَقدِرُ رَاہِنُہ عَلَی تَخْلِیصِہِ وَالْمَعْنیَ أَنَّہُ لَایَستَحِقّہ المرتَہن إذَا لَم یَستفکّہ صاحبُہ

وَکَانَ ہذَا مِن فِعْل الجَاہِلِیّة، أَنَّ الرَّاہِن إذَا لَم یؤدِّ مَا عَلَیہِ فِي الوقت المُعَیَّن ملکَ المرتَہن الرَّہن، فَأبطَلَه الإسْلَام

وقال فی القاموس: غلق الرہن کفرح استحقہ المرتہن وذلک لم یفتکہ فی الوقت المشروط انتہی ومن احب التفصیل رجع الی الروضة الندیہ شرح الدرر البہیة للشوکانی (2/210)

حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ اگر راہن وقت معینہ پر دین ادا نہ کرسکے تو شی مرہون اس کی ملکیت سے نکل کر مرتہن کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی بلکہ حسب سابق راہن کی ملکیت میں باقی رہتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کی ملکیت سے نکل کر مرتہن کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی بلک حسب سابق راہن کی ملکیت میں باقی رہتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرتہن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کو اس کا مالک سمجھ کر اس میں کسی قسم کا تصرف از قسم بیع وہبہ وصدقہ وتعمیر وغیرہ کرے۔ پس صورت مسئولہ میں اجل معین پر دین نہ ادا کرنے سے بکر اس زمین کا مالک نہیں ہوا لہذا اس میں مسجد تعمیر کرنے کا حق بھی اس کو حاصل نہیں تھا اس کا یہ تصرف غاصبانہ وظالمانہ ہے اور یہ زمین ارض مغصوبہ کے حکم میں ہے اس لئےَ یہ مسجد شرعا مسجد کے حکم میں نہیں ہے۔

ایسی عمارت میں جو ارض مغصوبہ پر بنائی گئی ہو نماز نہیں پڑھنی چاہئےَ۔ اگرچہ جو نمازیں اب تک ادا کی گئی ہیں وہبہ مسقط ذمہ ہیں۔ راہن کو زید کی چاہئےَ کہ یہ زمین مرہونہ فروخت کرکے بکر کا زرہن ادا کردے اور اگر وہ قصدا کوئی صورت ادائیگی کی اختیار نہ کرے تو بکر عدالت کے ذریعہ اس زمین کو فروخت کرواکر اپنا حق وصول کرے۔ اگر قیمت زرہن سے زیادہ ہو تو حصہ زائد راہن زید کو دیدے۔

فَصْلٌ : إذَا حَلَّ الْحَقُّ، لَزِمَ الرَّاهِنَ الْإِيفَاءُ؛ لِأَنَّهُ دَيْنٌ حَالٌّ، فَلَزِمَ إيفَاؤُهُ، كَالَّذِي لَا رَهْنَ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يُوفِ، وَكَانَ قَدْ أَذِنَ لِلْمُرْتَهِنِ أَوْ لِلْعَدْلِ فِي بَيْعِ الرَّهْنِ، بَاعَهُ، وَوَفَّى الْحَقَّ مِنْ ثَمَنِهِ، وَمَا فَضَلَ مِنْ ثَمَنِهِ فَلِمَالِكِهِ، وَإِنْ فَضَلَ مِنْ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَعَلَى الرَّاهِنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذِنَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِ، أَوْ كَانَ قَدْ أَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ عَزَلَهُمَا، طُولِبَ بِالْوَفَاءِ وَ بَيْعِ الرَّهْنِ، فَإِنْ فَعَلَ، وَإِلَّا فَعَلَ الْحَاكِمُ مَا يَرَى مِنْ حَبْسِهِ وَتَعْزِيرِهِ لِيَبِيعَهُ، أَوْ يَبِيعُهُ بِنَفْسِهِ أَوْ أَمِينِهِ وَبِهَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : لَا يَبِيعُهُ الْحَاكِمُ، لِأَنَّ وِلَايَةَ الْحَاكِمِ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ الْحَقُّ، لَا عَلَى مَالِهِ، فَلَمْ يَنْفُذْ بَيْعُهُ بِغَيْرِ إذْنِهِ وَلَنَا، أَنَّهُ حَقٌّ تَعَيَّنَ عَلَيْهِ، فَإِذَا امْتَنَعَ مِنْ أَدَائِهِ، قَامَ الْحَاكِمُ مَقَامَهُ فِي أَدَائِهِ كَالْإِيفَاءِ مِنْ جِنْسِ الدَّيْنِ، وَإِنْ وَفَّى الدَّيْنَ مِنْ غَيْرِ الرَّهْنِ، انْفَكَّ الرَّهْنُ (المغنی لابن قدامہ 6/531)

مصباح

رہن کی مذکورہ دونوں صورتیں شرعا ناجائز ہیں۔ مرزروعہ کھیت یازرعی زمین کے رہن رکھنے کی جائز صورت صرف ایک ہے۔ اوروہ یہ ہے کہ قرض دینے والا مرتہن حکومت کوجوسرکاری لگان دے یازمین کے مالک کسان یازمیندار کوجوپوت دے اوراکاشت پرجس قدر خرچ کرے اس پوت یاسرکاری مال گزاری کواورکاشت پرجوخرچ کیا ہے اس کوہرسال پیداوال سے وضع کرلیا کرے اس کے بعد جوکچھ غلہ بچے اس کواصل قرض میں محسوب کرتاجائے۔

یہ توصورت تھی قرض اوررہن کی اورشرعی حکم کی۔ رہ گیا شروع ہی سے اپنی قابل کاشت زمین اورکھیت یاباغ کوایک سال کےلئے یا اس سے زائد مدت کےلئے کسی کوروپیہ کے بدلے میں کرایہ پردینا جس کواصطلاحا کراءالارض بالنقد کہتے ہیں تواس کا شرعی حکم یہ ہے یہ بلاکراہت جائز ہے۔

بینک کاسودلے کرہاؤس ٹیکس یااس طرح کے کسی اورظالمانہ ٹیکس کی ادائے میں یاکسی انگریزی اسکول میں خرچ کردیاجائے۔

الغلام مرتہن بعقیقۃ کامطلب یہ ہے کہ : جس طرح شئی مرہون زرہن کولازم ہے اسی طرح بچے کوعقیقہ گویالازم ہے شئی مرہون زررہن کے مقابلہ میں محسوس ہوتی ہے اورزرہن کی ادائے گی کے بغیرواگذارنہیں ہوسکتی اس طرح بچہ عقیقہ کے مقابلہ میں محبوس ہوتا ہے بغیرعقیقہ کے اس کاچھٹکارانہیں ہے۔ مقصودعقیقہ کاتاکدبیان کرنا ہے۔ محبوس ہوتا ہے بغیرعقیقہ کے اس کاچھٹکارانہیں ہے۔ مقصودکاتاکدبیان کرنا ہے۔

غیرمستطیع معذورلایکلف اللہ نفسا الاوسعہاجب کبھی وسعت ہوعقیقہ کردے کام چل جائے گا۔

ھذاما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الرہن

صفحہ نمبر 386

محدث فتویٰ